قرآن مجید سمجھنے کے لیے صرف عربی جاننا یا ذاتی مطالعہ کرنا کافی نہیں!

مفتی محمد طارق محمود صاحب

یہ موضوع درج ذیل چھ نکات میں پیش خدمت ہے

(1) دنیا کے سب فنون میں یہ اصول عام طور پر تسلیم شدہ ہے کہ جب تک آدمی اُس فن کے ماہرین سے باقاعدہ طور پر وہ فن نہ سیکھے، اس کی قابلیت مانی نہیں جاتی۔ مثلاً اگر کوئی انگریزی زبان کا بڑا ماہر ہو تو وہ میڈیکل سائنس کی کتابوں کے ذاتی مطالعہ سے ڈاکٹر نہیں بن سکتا، انجیئرنگ کی کتابیں خود پڑھ کر کوئی انجینئر نہیں بن سکتا، قانون کی کتابیں خود سمجھ کر کوئی وکیل اور جج نہیں بن سکتا۔ حتیٰ کہ روزمرہ کے معمولی کام بھی کسی سے سیکھے بغیر نہیں آتے جیسے مثلاً خود بخود کوئی باورچی اور درزی بھی نہیں بن سکتا جب تک کسی سے یہ کام نہ سیکھے۔

(2) عربی زبان کے ماہرین تو غیر مسلموں میں بھی ہوتے ہیں۔ چناں چہ نزول قرآن کے وقت ابوجہل اور ابولہب بڑے ادیب تھے اور اس وقت بھی یہودیوں اور عیسائیوں میں عربی زبان وادب کے ماہرین موجود ہیں۔ تو کیا انہیں بھی تفسیرِ قرآن کا حق دیا جائے گا؟ ظاہر ہے اسے کوئی بھی نہیں مانے گا۔

(3) اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ رہا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پہلے بھیجے جاتے ہیں اور اُن پر وحی اور کتاب بعد میں نازل کی جاتی ہے۔ حالاں کہ ایسے بھی ہوسکتا تھا کہ فرشتوں کے ذریعہ سے کتاب نازل کر دی جاتی اور کہا جاتا کہ اسے پڑھو، سمجھو اور عمل کرو! مگر ایسے کبھی بھی نہیں ہوا۔ صاحبِ کتاب پہلے آتے ہیں اور کتاب بعد میں دی جاتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ صرف کتاب خوانی سے کتاب دانی نہیں آتی (یعنی کتاب پڑھنے سے کتاب سمجھ نہیں آتی)۔

(4) اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے تین فرضِ منصبی بتائے ہیں: ① قرآنی آیات پڑھ کر سنانا ② کتاب وحکمت سکھانا ③ تزکیہ کرنا حالاں کہ قرآن کریم کے پہلے مخاطب تو عربی داں ہی تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عربی دانوں کو بھی کتاب کی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

(5) جلیل القدر تابعی حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قرآن مجید پڑھایا انہوں نے بتایا کہ وہ خود نبی اکرم ﷺ سے دس آیتیں پڑھتے تھے، تو اگلی دس شروع نہیں کرتے تھے یہاں تک پہلی دس آیات کا سارا علم وعمل حاصل نہ کر لیتے۔ تو ہم نے علم وعمل اکٹھا حاصل کیا۔ (مسند احمد 23482 اسنادہ حسن)

تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تعلیمی منہج استاذ سے علم حاصل کرنا تھا نہ کہ صرف ذاتی مطالعہ کو کافی سمجھ لینا

(6) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقرہ ایک روایت کے مطابق چار سال میں سیکھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد 123/4 اسنادہ صحیح)

اور ایک دوسری روایت کے مطابق آٹھ سال میں سیکھی۔ (مؤطا مالک 287/2، وبلاغاتہ صحیحۃ)